Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۸ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۶ وفا ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ میرے داماد عزیز سید محمود احمد ناصر غذا کی نالی قریباً بند ہو جانے کے باعث علاج کے لئے لاہور گئے ہیں آج اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن اور دو اور ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد گلے سے اس رکاوٹ کو دُور کیا اور جو چیز گلے سے نکلی ہے اسے لیبارٹری میں بھجوایا ہے۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے

قادیان جانیوالے اصحاب مطلع رہیں

ایسے احمدی اصحاب جو قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ پاکستان کے رہنے والے ہوں یا غیر ملکی۔ ان کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ وہاں احمدی احباب (درویشانِ قادیان) ایک محدود ایریا میں رہتے ہیں جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر، مساجد، دار الضیافت وغیرہ اور مکینوں کے رہائشی مکانات ہیں۔ چونکہ بعض اوقات بیک وقت جانیوالے مہمانوں کے لئے اکرامِ ضیف کے تحت ان کے مناسب حال قیام و طعام کے انتظام میں دِقت پیدا ہو جاتی ہے اِس لئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے جانے والے اصحاب روانگی سے چند دن قبل نظارت خدمت درویشان قادیان سے مشورہ کر کے جائیں تاکہ وہاں کی صورتِ حال کے تحت اُن کی راہنمائی کی جا سکے اور انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔

عہدیدارانِ جماعت بھی براہِ مہربانی اِسے نوٹ فرما لیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان اپنی فطری کمزوریوں کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے

کہ

کسی لغزش پر اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا اُسے ہلاکت سے بچالے

"انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے اور کبھی نفسِ امّارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ اور استغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔ اِس لئے یہ یقینی امر ہے کہ اگر خدا توبہ قبول کرنے والا نہ ہوتا تو انسان پر یہ بوجھ صدہا احکام کا ہرگز نہ ڈالا جاتا۔ اس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا توّاب اور غفور ہے۔

توبہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اِس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزمِ محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ وہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔

... اسلام میں توبہ کے لئے کسی مذہب کی شرط نہیں ہے ہر ایک مذہب کی پابندی کے ساتھ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور صرف وہ گناہ باقی رہ جاتا ہے کہ کوئی شخص خدا کی کتاب اور خدا کے رسولؐ کا مُنکر رہے۔ یہ بات بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان محض اپنے عمل سے نجات پا سکے بلکہ یہ خدا کا احسان ہے کہ کسی کی توبہ وہ قبول کرتا ہے اور کسی کو اپنے فضل سے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔" (چشمۂ معرفت صہ ۱۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶؍ وفا ۱۳۵۶ ہش

۲۶؍ جولائی ۱۹۷۷ء

ابتلاء کے رنگ میں ملنے والی ثروت اور اُس کا انجام

گزشتہ اداریہ میں ہم اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ قوموں کو دنیوی اموال اور قوت وطاقت کا ملنا کبھی بہ رنگِ انعام ہوتا ہے اور کبھی بہ رنگِ ابتلاء۔ اس امر کا پتہ کہ آیا مال و منال کی کثرت اور قوت وطاقت کسی قوم کو بہ رنگِ انعام عطا ہوئی ہے یا بہ رنگِ ابتلاء اس امر سے چلتا ہے کہ ان اموال کا اُس کے عمل و کردار پر کیا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر وہ قوم اموال کی کثرت اور قوت وطاقت کی فراوانی کے باوجود تقویٰ و طہارت دینداری اور عدل و انصاف میں ترقی کرے تو یہ اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ اسے یہ عزت اور تمکنت بہ رنگِ انعام ملی ہے اور اگر وہ ان دنیوی نعماء سے متمتع ہونے کے نتیجہ میں لہو و لعب، گناہ و معصیت، فسق و فجور اور سرکشی و طغیان میں بڑھتی اور آخرت کو فراموش کر کے خدا تعالیٰ سے غافل ہوتی چلی جائے تو اس کی یہ حالت اس امر کو آشکار کرنے کا موجب بنتی ہے کہ اسے یہ چیزیں بہ رنگِ انعام نہیں بلکہ بہ رنگِ ابتلاء دی گئی ہیں اور اسے بالآخر اپنی ان کرتوتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

جہاں تک کسی قوم کو مال و منال کی کثرت اور تمکنت فی الارض کے بہ رنگِ انعام ملنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۝" (الحج آیت ۴۲)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انھیں دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھوں میں ہے۔

برخلاف اس کے ازمنہ گزشتہ میں جن قوموں کو قوت وطاقت بہ رنگِ ابتلاء دی گئی تھی ان کا اور ان کی کرتوتوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ ۝ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝ فَاَکْثَرُوْا فِیْھَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَیْھِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝" (الفجر آیات ۷ تا ۱۵)

ترجمہ: کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے عاد سے کیا معاملہ کیا؟ یعنی عادِ ارم سے جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے وہ لوگ جن کی مانند کوئی قوم ان ملکوں میں پیدا ہی نہیں کی گئی تھی۔ اور کیا ثمود کے متعلق بھی تجھے معلومات ہیں جو وادیوں میں کھود کر اپنے مکان بناتے تھے۔ اور فرعون (کے متعلق بھی تجھے کچھ پتہ ہے) جو میخوں (جیسی عظیم شخصیتوں) کا آقا تھا جنہوں نے شہروں میں سخت فساد کر رکھا تھا اور بہت فساد میں بڑھتے ہی جاتے تھے۔ آخر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ایسی دولت و ثروت اور قوت وطاقت جس کے نتیجہ میں انسان دینداری اور تقویٰ اللہ میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے رشک کے قابل ہوتی ہے برخلاف اس کے ایسی دولت و ثروت اور قوت وطاقت جو مکروہاتِ دنیا میں مبتلا کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہو ہرگز قابلِ رشک نہیں ہوتی بلکہ اس سے پناہ مانگنے میں ہی عافیت ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مغربی اقوام (جو بے پناہ مادی ترقی و خوشحالی اور دنیا میں غلبہ و استیلاء اور ظلم و فساد کی وجہ سے اس زمانہ میں عاد و ثمود اور قوم فرعون کی مثیل اور انہی کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہیں) کی پیروی کرنے اور ان کے طور طریق اپنانے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے اور ان کی مضرت سے بہت زور دار الفاظ میں خبردار کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسے کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اٹھا سکتے ہو مگر اسی کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔"

(کشتیٔ نوح۔ مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۰، ۲۱)

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مغربی اقوام خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گرنے کے باعث ان کی غلام بنی ہوئی ہیں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں تو پھر وہ ترقی کیوں کر رہی ہیں اور دنیا میں انھیں عروج کیوں ملا ہوا ہے؟ حضور علیہ السلام نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اس کا بھی جواب دیا اور وہ یہی تھا کہ انھیں اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ (آلِ عمران آیت ۱۷۹) کی رو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ اس ظاہری ترقی اور طمطراق کے باوجود وہ لحظہ بہ لحظہ ایک ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو ایسی اقوام کی تقلید کے ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے۔ مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جبکہ اس حیّ و قیّوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک وہ انسان جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔"

(کشتیٔ نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۱، ۲۲)

پس وہی دولت و ثروت اور عزت و حشمت باعثِ برکت ہوتی ہے جو بہ رنگِ انعام عطا کی جائے اور جس کے نتیجہ میں دینداری، تقویٰ اللہ اور اخلاقِ حسنہ میں ترقی کی راہیں کھلیں برخلاف اس کے ایسی دولت، ثروت اور عزت و حشمت موجبِ خسران ہے جو مکروہاتِ دنیا میں مبتلا کر کے خدائی غضب کا مورد بنانے والی ہو۔ ایسی دولت اور ایسی عزت بہ رنگِ انعام نہیں بلکہ بہ رنگِ ابتلاء دی جاتی ہے اور انسان کی دنیا و آخرت کو برباد کرنے پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی اس لئے کہ:-

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَتَزْھَقَ اَنْفُسُھُمْ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝" (التوبۃ آیت ۵۵)

یعنی اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کو (بہ رنگِ ابتلاء دیئے جانے والے اموال اور جتھے کے ذریعہ سے) اسی دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں بالآخر ایسی حالت میں نکلیں کہ وہ حق (اللہ) کے منکر ہوں (اور اس طرح اگلے جہان میں بھی وہ دردناک عذاب سے دوچار ہوں)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں آداب تجارت

(مکرم حافظ محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

اسلام کے اقتصادی نظام میں موٹے طور پر مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں۔

(۱) ورثہ کی تقسیم (۲) روپیہ جمع کرنے کی ممانعت۔ اس ضمن میں زکوٰۃ، خمس، طوعی صدقہ، تجارت وغیرہ آجاتے ہیں۔ (۳) سُود کی ممانعت۔

ان اصولوں کے علاوہ ایک اور اصول جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند روحانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے اذن سے وضع کیا ہے وہ ہے نظام الوصیت۔ یہ تمام اصول اسلام کے اقتصادی نظام میں بطور اصل کے ہیں۔ میں اس وقت اسلام کے پیش کردہ اقتصادی نظام میں سے روپیہ جمع کرنے کی ممانعت کے ضمن میں تجارت کو پیش کرتا ہوں۔ دنیا کا خالق اپنے حبیب مصطفیٰ، خیر البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اعلان کرواتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ (النساء)

اے ایماندارو! تم آپس میں ناجائز طور پر اپنے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ مال کا حصول آپس کی رضامندی کے ساتھ تجارت کے ذریعہ سے ہو۔ اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اللہ یقیناً تم پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسلام نے روپیہ کو جمع کرنے کی ممانعت میں یہاں زکوٰۃ، خمس اور طوعی صدقہ کا حکم دیا وہاں تجارت کو بھی جائز قرار دیا اور یہ طریق کہ فلاں سے چھینو، فلاں کو دو۔ فلاں کو لُوٹو، فلاں کا گھر بھردو اس سے منع کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝

اور جو شخص بھی یہ (یعنی دوسرے کا مال کھانا) زیادتی اور ظلم کی عادت کی وجہ سے کرے گا اُسے ہم ضرور آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ امر اللہ کے لئے آسان ہے۔

الغرض تجارت اسلام کے اقتصادی نظام کی ایک کڑی ہے۔ تجارت میں ایک شخص اپنے مال کا دوسرے کے مال سے تبادلہ کرتا ہے۔ تجارت ایک مقدس پیشہ ہے۔ خدا کے برگزیدوں نے اسے اپنایا۔ اس میں برکت ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کرتے تھے اور پھر صحابہ نے بھی تجارت کی۔ فرد، قوم اور ملک کی طاقت کا انحصار اس کی تجارت پر ہُوا کرتا ہے۔ تجارت کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو "ایسٹ انڈیا کمپنی" برطانیہ کا مال ہندوستان کی منڈیوں میں فروخت کرنے کی غرض سے عالم وجود میں آئی اور اسی تجارت کی بدولت انگریز ہندوستان کے مالک بن گئے۔

الغرض تجارت ایک طاقت ہے، ایک زبردست طاقت۔ جس سے ہر کوئی اپنی اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسلام نے ہر شعبۂ زندگی میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اسی طرح تجارت کے بارے میں بھی اسلام نے جو آداب بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک بنیادی ادب دیانتداری ہے۔ دیانتداری ایک فطرتی امر ہے۔ جو دیانتداری کو چھوڑتا ہے وہ ایک غیر فطری فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ بددیانتی ایسی چیز ہے کہ افراد اور قوم دونوں کو تباہ و برباد کردیتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیانتدار تاجر کو جنت کی بشارت دی ہے۔ بددیانت اپنا پیسہ نہیں کھاتا غیروں کا پیسہ کھاتا ہے اور ان ناجائز وسائل کو رازق سمجھتا ہے نہ کہ خالقِ حقیقی کو۔ اور جب رزق خدا کے ہاتھ میں ہے تو کیا کوئی خدا کے ہاتھ سے چھین سکتا ہے؟

دیانتدار تاجر کا ایک وقار ہوتا ہے، لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں اور یہ وقار مسلسل جدوجہد سے قائم ہوتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ میں تجارتی دیانت کی اس قسم کی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ مشتری ایک گھوڑے کی زیادہ رقم دے رہا ہے اور بائع کم لینے پر اصرار کر رہا ہے کہ میرا گھوڑا ہے ہی اتنے کا۔ آج کے زمانہ میں انگریزوں نے بھی دیانتداری کے نتیجہ میں اعتماد پیدا کرلیا ہے۔ وہ اعتماد جو انگریزوں پر کیا جاتا ہے وہ کسی اور قوم پر نہیں کیا جاتا۔ انگریز لوگوں میں انفرادی تجارت میں ایک تاجر بھی دھوکا باز نہیں ملیگا، ہاں قومی تجارت میں وہ خوب لوٹتے ہیں یہ ایک سیاسی امر ہے۔ اسلام انفرادی و قومی تجارت میں دیانتداری کا سبق دیتا ہے۔ سچ سے تجارت ترقی کرتی اور جھوٹ سے تباہ ہوجاتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

جھوٹی قسم مال کو کھوٹا کردیتی ہے اور برکت کو مٹا دیتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"جس قوم میں قومی دیانت بھی ہو، تجارتی دیانت بھی ہو اور اخلاقی دیانت بھی ہو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو اڑا دیا جاسکے مگر یہ ممکن نہیں کہ اس قوم کو برباد کیا جاسکے۔ ایسی قوم نہ صرف خود محفوظ ہوتی ہے بلکہ اور لوگوں کی حفاظت کا بھی موجب ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء)

آداب تجارت میں سے یہ بھی ہے کہ خدا کے احکام کو مانا جائے۔ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ خدا پر توکل کیا جائے رزق کی تنگی کا خیال ہی غلط ہے۔ رزق اللہ کے ذمہ ہے اس لئے رزق کی طلب خدا کے احکام کو مانتے ہوئے کرنی چاہیئے اور جس اندازے سے اللہ تعالیٰ رزق دے اس پر رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہیئے۔ کشائش رزق کا یقینی نسخہ تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا ہے:-

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

جو تقویٰ اللہ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے کشائش کرتا ہے اور اس کے لئے ایسی راہیں کھول دیتا ہے جو اس کے خیال میں بھی نہیں ہوتیں۔

اہل کتاب کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ۔

یعنی اگر وہ ان احکام پر عمل کرتے جو اُن کو تورات اور انجیل کے ذریعہ سے دیئے گئے تھے تو اُوپر کی طرف سے بھی رزق کھاتے اور پیروں کے نیچے سے بھی۔

معلوم ہُوا کہ روپیہ پیسہ اور اسباب وسعی میں برکت نہیں جب تک کہ خدا کے احکام کو نہ مانا جائے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے گا اس کے لئے آسمانی و زمینی دونوں رزقوں میں کشائش پیدا ہوگی۔ فرمایا:-

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَیَزِیْدَ ھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ
وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (النور)

یعنی کچھ مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائینگی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو اُن کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دیگا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دیگا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

پس متاع دنیا حقیر ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ۔ اور آخرت کی زندگی ہی اصل ہے۔ فرمایا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ۔ کاروبار اور تجارت کی خاطر دین کو تباہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر فائدہ ہو رہا ہو تو اس فائدہ کو چھوڑ دو مگر خدا کے احکام کو نظر انداز نہ کرو۔ دین کے مقابل پر عارضی نفع ہیچ ہے۔ ایک پیسہ ایسا ہوتا ہے کہ دین و دنیا میں فائدہ مند ہوتا ہے اور ایک پیسہ ایسا ہوتا ہے کہ وبالِ جان اور عذاب بن جاتا ہے۔

ایک حکم خدا کا یہ بھی ہے۔ اس کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ انجام کے لحاظ سے یہ بہتر ہے۔ اب یہ خدا کا حکم ہے جو توڑتا ہے وہ باغی ہے اور جو لوگ عارضی نفع کو اختیار کرتے ہیں اور آخرت کو بھول جاتے ہیں ان کو خبردار کیا۔

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ
مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ
وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○

کہ تو اُن سے کہہ دے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل کی بات اور تجارت سے اچھا ہے اور بہتر رزق تو اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے۔

خدا کا وعدہ ہے میرے احکام کو مانو اور میرے احکام کو مانتے ہوئے رزق کی تلاش کرو تو وہ تمہیں وہاں سے رزق دے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا۔ ہمیں ایک دوست کے وعدہ پر تو یقین ہوتا ہے کیا خدا کے وعدہ پر یقین نہیں۔

پیارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اس لئے ہمارے تاجر بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ خدمت خلق کو شعار بنائیں۔ ایک تو وہ اپنی روزی کمائینگے ہی دوسرے خدا تعالےٰ کے حضور اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔

گاہک کی ہمدردی کو مدنظر رکھا جائے طریق کار انصاف پر مبنی ہو اور ہر ایک سے یکساں سلوک کیا جائے۔ گاہک کی لاعلمی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ مال کے حُسن و قبح کے بیان کرنے میں برکت ہے۔ نقص کو واضح کر دینا چاہیئے۔ روپیہ پیسہ رزق نہیں دیتا۔ آپ کا جو سلوک لوگوں سے ہوگا اسی سلوک کی خدا سے امید رکھنی چاہیئے۔ نفع کم لینا چاہیئے اور نفع بھی اُس وقت جبکہ نفع کی گنجائش ہو۔ اگر مارکیٹ کے اُترنے سے مال کی قیمت گر گئی ہے تو کم قیمت پر فروخت کرنا چاہیئے۔ مال اس نیت سے کہ تم نے خود استعمال کرنا ہے کوشش کرکے اچھی چیز لانی چاہیئے کیونکہ ایک تاجر لوگوں کا وکیل ہے مال خریدنے میں وہ اس مال کا مالک نہیں۔ مال اور پیسہ بطور امانت تاجر کے ہاتھ میں ہے۔ یہ نہ ہو کہ ایک تاجر صرف اپنے نفع کی گنجائش ہی دیکھتا رہے اور گاہک کے نفع اور نقصان کا خیال نہ کرے۔ جب گاہک کو مال دو تو اس نیت سے دو کہ گویا تم خود خرید رہے ہو۔ چیز ایسی اور نرخ ایسا ہو کہ خریدار بھاؤ چاہے مقابلہ کرے۔

آدابِ تجارت میں سے ایک ادب خوش خلقی و خوش گفتاری کو اپنانا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کہ آپ اعلیٰ ترین خُلق پر قائم ہیں۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض ہی اخلاق عالیہ کی تکمیل بیان فرمائی ہے۔ فرمایا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

چونکہ تاجر کا واسطہ کثرت کے ساتھ لوگوں سے پڑتا ہے اور مختلف طبیعتوں کے لوگ تاجروں کے پاس آتے ہیں اسلئے ایک تاجر کو اچھے اخلاق کا مالک ہونا ضروری ہے اور اخلاق حسنہ میں بڑی طاقت ہے۔ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ سمجھ جائیں۔

اچھے اخلاق کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ میٹھی میٹھی باتیں کر کے لوگوں کو لوٹ لیا جائے بلکہ ہر چیز کا حُسن و قبح بیان کر دو۔ گاہک اپنی جگہ اختیار رکھتا ہے تاجر اپنی جگہ اختیار رکھتا ہے۔ مال دکھلانے اور گفتگو میں وقت ضائع ہوتا ہے تو ہونے دو۔ گاہک بے شک تم سے کچھ نہ خریدے وہ آپ کے اخلاق سے ضرور متاثر ہوگا۔ پھر گاہک کا وقت بھی ضائع ہونے سے بچاؤ۔ وقت بچانے کے لئے ضروری ہے کہ قیمتیں مقرر ہوں۔ زیادہ مانگ کر کم پر آنا (بحث و تکرار کے بعد) مفید نہیں۔ ایک قیمت مقرر کر لینی چاہیئے۔ بعض اوقات بعض چیزوں پر لکھے ہوئے مقررہ ریٹ کمپنی کے اعلان سے بڑھ جاتے ہیں یا کم ہو جاتے ہیں اس کا بھی خیال ہونا چاہیئے۔

اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ماپ، تول، تعداد جنس کا وزن صحیح ہو۔ یہ بات تجارت میں بڑی ہی اہم ہے۔ اس کے بارے میں قرآن مجید میں بڑی تاکید اور وعید ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا حال قرآن میں بیان ہوا ہے کہ ماپ اور تول میں کمی کرنے کی وجہ سے بُری طرح تباہ ہوئی۔ قوم شعیبؑ کا حال کیا محض قصے اور کہانی کے طور پر بیان ہوا ہے یا کہ عبرت کے لئے۔ پس اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ کا حکم ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ جب تولو تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی ہو۔ ڈنڈی مارنے کا فن ایسا ہے کہ سیر کی جگہ بعض دفعہ تین تین پاؤ چیز رہ جاتی ہے۔ اچھے تاجر ایسے ترازو استعمال ہی نہیں کرتے یا ترازو کو ہاتھ میں لے کر تولتے ہی نہیں۔ اور ماپ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ○
الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا
عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ○
وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ
وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ○
اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ
اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ○
لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ یَوْمَ
یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ○ (المطففین)

سودا سلف میں وزن کم کرکے دینے والوں کے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ ان کے لئے جو تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا کر کے لیتے ہیں اور جب کوئی چیز دوسروں کو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر کے دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائینگے اس عظیم الشان وقت کا فیصلہ دیکھنے کے لئے۔ جس وقت تمام لوگ سب جہانوں کے رب کا فیصلہ سننے کے لئے کھڑے ہوں گے۔

غور فرمایئے کتنی وعید ہے، کتنا ڈرایا گیا ہے۔ ایک تاجر اس دنیا سے کیا لے جائے گا۔ کچھ بھی نہیں سوائے نیک اعمال کے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ فلاں میں یہ ساری خرابیاں ہیں مگر اس کی تجارت چمک رہی ہے تو میں اُسے کہوں گا کہ وہ ابتلاء میں ہے۔ کیا آپ نے دنیا میں کبھی یہ نظارہ نہیں دیکھا کہ ایک کروڑ پتی پیسے پیسے کا محتاج ہو گیا اور دوسرا آدمی جس نے ایک پیسے سے کام شروع کیا وہ امیر بن گیا۔ اس کے پیچھے یہی بات ہے کہ دیانتداری تجارت کو فروغ دیتی ہے اور بد دیانتی سے کمایا ہوا مال آخر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

آدابِ تجارت میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ فروخت نقد بنقد ہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زیادہ پسند کیا ہے۔ اگر مجبوراً ادھار لینا یا دینا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے احکام کو جو قرآن مجید کی سورۃ بقرہ آیت ۲۸۳،۲۸۲ میں بیان ہوئے ہیں مدنظر رکھا جائے۔ فرمایا کہ ادھار کی صورت میں لکھ لو لکھنے والا انصاف سے کام لے۔ تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہے۔ اگر وہ شخص جس کے ذمہ حق ہے نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو چاہیئے کہ اس کی بجائے اس کا کارپرداز انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے۔ دو گواہ مقرر کرو۔ اگر دو گواہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔ دو عورتوں کی شرط اس لئے تا بھول جانے کی صورت میں ایک دوسری کو یاد کرا دے۔ لین دین بڑا ہو یا چھوٹا اس کی میعاد مقرر کر لو اور بڑے سودوں میں رسید اور گواہ دونوں چیزوں کے رکھنے کا حکم ہے۔ یہ وہ احکام ہیں جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں فرمائے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان پر پورا عمل کریں تا ہم ان پیچیدگیوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سرائے خدمت" کے وعدہ کنندگان جلد تر ادائیگی کی کوشش فرمائیں! (معتمد تعمیر مال خدام الاحمدیہ)

پہنچ سکیں جو لاپرواہی کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا احکام کے ضمن میں چند باتیں موجودہ زمانہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے لکھی جاتی ہیں۔ اوّل یہ کہ گواہ سوچ سمجھ کر بنانے چاہئیں کہ اگر مقدمہ وغیرہ میں شہادت کی ضرورت ہو تو کیا وہ حاضر ہو کر گواہی دیں گے یا نہیں۔ وہ کسی لالچ اور خوف میں آنے والے نہ ہوں۔ دوسرے جس نے اپنا حق بذریعہ تحریر محفوظ کروانا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی مرضی کے گواہ نہیں جو اس کے زیادہ ہمدرد ہوں۔ وہ بنائے گواہ ایسے نہ ہوں جو مقروض کو نقصان پہنچانے کی غرض سے گواہی دیں۔ اگر تحریر ایسی ہو کہ فریقین برابر کا حق رکھتے ہیں تو گواہ ملے جلے ہونے چاہئیں۔ یعنی کچھ ایک فریق کے اور کچھ دوسرے فریق کی مرضی کے اور ان تمام باتوں میں تقویٰ کو مدنظر رکھا جائے اپنے حقوق کی حفاظت کا خیال ہو نہ کہ دوسرے کے حق کو ضبط کرنے کا۔ تیسرے بعض لوگ معمولی لین دین میں تحریر نہیں کرتے اور کئی لوگ ادھار لے کر انکار کر دیتے ہیں۔ اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ایسی صورت میں چاہے کتنا معمولی سودا ہو لکھ لینا چاہیئے۔ دکانداروں کو چاہیئے کہ وہ چٹ لے کر ادھار سودا دیں۔ اس طرح رقم محفوظ ہو جائے گی۔ چوتھے اگر ادھار دے دو تو پھر بعد مدت بھی سختی سے مطالبہ نہ کرو۔ دوسرے کی عزتِ نفس کا خیال رکھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے کہ تم سے پہلے زمانہ میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے۔ اس نے کہا میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو مہلت دیں اور مالدار سے نرمی کریں۔ اس پر خدا نے بھی اس کے ساتھ نرمی کی۔

لیکن اس کے ساتھ قرض واپس کرنے والا بھی اخلاقی فرض ہے کہ جس کا دینا ہو جلدی دینے کی کوشش کرے ورنہ معذرت کے ساتھ مہلت طلب کرے۔

آداب تجارت میں سے یہ بھی ہے کہ سودے پر سودا نہ کیا جائے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ"

کوئی بھائی اپنے دوسرے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ (مسلم)

اسی طرح آداب تجارت میں سے یہ بھی ہے کہ تجارت کو فروغ دیا جائے۔ آپس میں تعاون کیا جائے۔ اگر ایک بھائی کی تجارت گر گئی ہے کسی وجہ سے اس کا کام متاثر ہوا ہے تو اسے اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ بوہرہ قوم کے تاجر اس پر پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ اگر ایک تاجر گر جائے تو ساری قوم اس کو اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔ مثلاً سارے اتفاق کر لیتے ہیں کہ ہم فلاں چیز فروخت نہیں کریں گے اور اپنی برادری میں اعلان کر دیتے ہیں کہ یہ چیز فلاں آدمی فروخت کرے گا اور فلاں سے ہی خریدی جائے۔

آداب تجارت میں سے یہ بھی ہے کہ احتکار نہ کیا جائے یعنی کسی چیز کو اس نیت سے سٹاک نہ کیا جائے کہ مہنگی کر کے فروخت کریں گے۔ ہاں روزانہ کی فروخت میں مہنگی ہو جائے تو یہ اور بات ہے۔ مال کو روکنا گناہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بعض آدمی غلہ کی تجارت کرتے ہیں اور خرید کر رکھ چھوڑتے ہیں جب مہنگا ہو جاتا ہے تو اسے بیچتے ہیں کیا ایسی تجارت جائز ہے؟ فرمایا:۔

"اس کو مکروہ سمجھا گیا ہے
میں اس کو پسند نہیں کرتا۔
میرے نزدیک شریعت اور
ہے اور طریقت اور ہے ایک
آن بھی بدنیتی جائز نہیں اور
یہ ایک قسم کی بدنیتی ہے ہماری
غرض یہ ہے کہ بدنیتی دور ہو"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۶)

اس ضمن میں بلیک مارکیٹنگ بھی آ جاتا ہے۔ یہ آج کی تجارت میں سب سے بڑی لعنت ہے۔ بلیک کرنے والے قوم اور ملک کے لئے ناسور ہیں اور معاشرہ کے چور۔ بلیک کرنے والے ایک طرف تو عوام الناس کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں اور دوسری طرف حکومت کے لئے پریشانی کا موجب بنتے ہیں۔

طلبا جامعہ احمدیہ کیلئے ضروری اعلان

۱۷۔ ظہور ۵۶ (۱۷ اگست ۱۹۷۷ء) سے انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک شروع ہے۔ ان ایام میں مرکز میں "درس القرآن" ہوتا ہے جس میں شمولیت باعثِ خیر و برکت اور علم و عرفان میں اضافہ کا موجب ہے۔ اس لئے امید ہے کہ طلباء اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور رمضان المبارک کے یہ ایام مرکز میں گزاریں گے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ طلباء جامعہ کی لائبریری سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور جن کی کمپارٹمنٹ ہے انہیں تیاری کے لئے سہولتیں میسر آ سکیں گی۔ امید ہے طلباء اس طرف مخلصانہ توجہ کریں گے اور جو نہ آ سکیں وہ ان مبارک ایام میں اپنی اپنی جگہ ترجمۃ القرآن سیکھنے کا اہتمام کریں گے۔

رخصتوں کے دوران درجہ خاصہ کے طلباء کی جامعہ میں حاضری ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مقالہ کی تیاری کر سکیں۔ درجہ خاصہ کے جو طلباء تحریری اجازت لئے بغیر گھروں میں مقیم ہیں ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے اور وہ مستوجب گرفت ہیں۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ)

گمشدہ رسید بک پر چندہ ادا نہ کیا جائے

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا نے اطلاع دی ہے کہ ان سے رسید بک مجلس خدام الاحمدیہ نمبر ۹۴۳۶ گم ہو گئی ہے جس کی ۵۷ رسیدات کاٹی گئی تھیں لہذا جملہ خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا رسید بک پر اب کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد سلیمان اسماعیل صاحب بنگلہ نمبر ۵۰۸ آفیسرز کالونی اوکاڑہ چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میجر محمد اسماعیل صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۲/۳ واقعہ محلہ دارالعلوم شرقی والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ یہ قطعہ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر ورثاء مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۲/۳ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہنامہ "خالد" و "تشحیذ الاذہان" ربوہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ جولائی ۱۹۷۷ء کا "خالد" مورخہ ۲ جولائی کو اور "تشحیذ الاذہان" مورخہ ۱۲ جولائی کو سپرد ڈاک کئے گئے ہیں۔ جن کو ۲۵ جولائی تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا سکتے ہیں۔ رسائل کی ترسیل میں تاخیر کے باعث ادارہ معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر "خالد" "تشحیذ الاذہان" ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مرزا مبارک احمد صاحب رسالپور چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی دادی اماں اہلیہ محترم مرزا غلام حمید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم بیمار ہیں۔

(۲) مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب انصاف لوم سٹور لائلپور کے والد محترم حاجی شیخ دوست محمد آف کوٹ مومن عرصہ سے تبخیر معدہ اور جوڑوں کے درد کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

(۳) مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان کے چھوٹے بیٹے منور احمد ظفر لمبا عرصہ بخار بیمار ہیں۔

(۴) مکرم مولوی محمود احمد صاحب سعید کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید لمبے عرصہ سے ٭

٭ مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔

احباب ان تمام مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

○

مجالس خدام الاحمدیہ تدریجی بجٹ کے مطابق ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعتیں اسم وار کھاتے رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اصل جو ریکارڈ ہے حساب وغیرہ رکھنے کا یا رجسٹر وغیرہ مکمل کرنے کا اس کا انتظام ضلع کی جماعتوں کو کرنا چاہیئے اگر نہ کر سکیں تو پھر بڑی جماعتوں کو آزادانہ طور پر یہ کہا جائے کہ جس طرح وہ دوسرے چندوں کا حساب رکھتی ہیں اسی طرح یہ حساب بھی رکھیں لیکن نگرانی ضلعی نظام کرے تا کہ حسابات شروع سے بالکل صاف اور ستھرے ہوں کسی وقت بھی ہمیں یہ پریشانی نہ ہو کہ دس پندرہ دن تک پانچ سات آدمی لگیں گے تب حساب کی صحیح شکل ہمارے سامنے آئے گی۔"

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے ماتحت ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اسم وار حساب خود رکھے۔ مرکزی دفتر کسی وقت بھی یہ حساب طلب کر سکتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میری بیٹی عزیزہ بشریٰ اقبال کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری پرویز اسلم پسر مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سب انسپکٹر پولیس (ریٹائرڈ) ساکن قلعہ صوبا سنگھ کالووالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۲-۷-۷۷ بروز جمعۃ المبارک پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ افریقہ نے بمقام ربوہ پڑھا۔ عزیزم چوہدری پرویز اسلم مکرم چوہدری سلطان الملک صاحب ذیلدار ڈیریوالوی مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (چوہدری) محمد الدین وینس ۲۷/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) برادرم مکرم قریشی حنیف احمد صاحب ایم۔ اے ابن مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد (سندھ) کا نکاح زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم عنایت اللہ صاحب E-36 گیس ٹربائن پاور اسٹیشن نشاط آباد لائلپور سے مبلغ ۶۵۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر اضلاع سکھر و جیکب آباد نے پڑھا۔ ۲۲ جولائی ۱۹۷۷ء کو سکھر سے برات لائلپور آئی اور اسی دن رخصتی ہوئی۔ ۲۴ جولائی کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام دارالامان منزل سیشن کورٹ روڈ سکھر میں ہوا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(قریشی مبارک احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ کوارٹرز تحریکِ جدید، ربوہ)

اپنی نوعیت کا واحد ادارہ

اگر آپ عرب ممالک جانا چاہتے ہیں تو کوئی سا ہنر سیکھ کر جائیں۔ ہم آپ کو سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر جس میں سینیٹری فٹنگ، پلمبر، پائپ فیبریکیٹر شامل ہیں سکھاتے ہیں۔ کلاسز صبح دوپہر شام

داخلہ شروع ہے

* سٹیل فکسر کورس مدت ۲ ہفتے
* شٹرنگ کارپینٹر کورس مدت ۲ ہفتے
* پائپ فٹر کورس مدت ۳ ہفتے

باہر کے حضرات کے لئے رہائش کا بندوبست ہے

احمدی احباب کو فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر و پائپ فٹنگ ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ بازار لال کھوہ لاہور

حفظِ قرآن و تنظیمِ تعلیمِ قرآن کمیٹی

امرائے کرام وصدران صاحبان و مربیان و انسپکٹران سے درخواست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت میں ایسے نوجوانوں کی فہرست مرتب کی جاوے جو ایک پارہ قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ حضور کا ارشاد ہے "نوجوانوں کے لئے خاص طور پر حفظ قرآن کریم کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ نوجوان کم از کم ایک پارہ حفظ کریں"۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ حضور کے ایک سابقہ ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت تعلیم قرآن کمیٹی کا احیاء کرے تا خدام و ناصرات کو فوری طور پر ممبرانِ کمیٹی تحریک کریں اور فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔ تعلیم القرآن کمیٹی امیر یا صدر و زعیم انصار اللہ و زعیم خدام الاحمدیہ و صدر لجنہ اماء اللہ و صدر موصیان پر مشتمل ہو۔ بڑی جماعتیں مثلاً کراچی، لاہور، ربوہ حفظ کی یہ صورت اختیار کر سکتی ہیں کہ ایسے تیس مبتدی حافظین کا گروپ تیار کریں جو پارہ اول سے پارہ تیس تک کے علیحدہ علیحدہ حافظ ہوں اور اگر ممکن ہو تو تیس تیس کے ایسے دو گروپ تیار کریں جو اس طرح پارہ اول سے تیس تک ہر پارہ کے دو دو حفاظ پر مشتمل ہوں۔ چھوٹی جماعتوں میں حفظ کے لئے کوئی ایک پارہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیز حمید اے نور کراچی کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ مکرم اعجاز احمد صاحب کھوکھر امین جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے ہاں دوسرا فرزند ہوا ہے اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(چوہدری) محمد شریف احمد صدر جماعتِ احمدیہ ٹیکسلا)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی سیرۃ پر روزنامہ "الفضل" کا ضخیم خاص نمبر شائع ہوگا (انشاء اللہ)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی سیرۃ اور آپ کی جلیل القدر دینی خدمات کے تذکرہ پر مشتمل روزنامہ الفضل کا ضخیم خاص نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ نہایت اہم، قیمتی اور ایمان افروز مضامین اور نظموں پر مشتمل ہوگا۔ اسے متعدد تصاویر سے بھی مزین کیا جائے گا۔ جماعت کے اہلِ قلم اصحاب اور خواتین اور احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ مشتہرین کیلئے یہ ایک خاص موقع ہے وہ اپنے اشتہارات بُک کروالیں اور ایجنٹ صاحبان مطلع کریں کہ انہیں یہ نمبر کتنی تعداد میں درکار ہوگا۔

(ادارہ)